"مؤلف پیغام حق کی ضلالت"

مسئلہ النواہ یہ ہے مختصر فتویٰ جس میں حضور پر نور حضرت فخر عالم رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مغیبات الٰہی پر مطلع ہونا۔ ماکان وما یکون کا علم۔ مافی السموات والارض کے جملہ مخفیات۔ حضور پر روشن ہونے کا احادیث صحیحہ سے ثبوت۔ اور حضور کا یہ فرمانا اوتیت علم الاولین والآخرین حضور کے علم غیب پر روشن دلیل ہے۔ زمانہ صحابہ سے تا این دم عرس اولیائے کرام وعباد الصالحین ذوی الاحترام کا جواز جس میں شرعاً کچھ خلل نہیں۔ اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت حمزہؓ کی نعش پر فرمانا۔ یا حمزۃ یا کاشف الکربات وغیرہ وغیرہ سے یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا وظیفہ اور اولیاء کو کاشف کربات جاننا۔ اور اُن سے مدد مانگنا۔ اور حضور کا یہ فرمانا سمیت احمد لانی احمد عن امتی نار جہنم۔ وظیفہ یا رسول اللہ پر کھلی دلیل۔ اور قاطعہ برہان ہے۔ اور علامہ شامی تلمیذ حضرت امام جلال الدین سیوطی رح کا اپنے رسالہ سبل الھدیٰ والرشاد وغیرہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو شافی۔ شافع۔ نافع۔ رافع اور دافع۔ حافظ وحامی۔ کے اسمائے مبارکہ سے یاد کرنا۔ اور علامہ زرقانی نے شافی کے معنی بتائے۔ اے مبرئ من السقم والالم والکاشف عن الامۃ کل خطب بھم الم حنفیوں کے اعتقاد استمداد از عباد الصالحین وخصوص سید المرسلین کے لئے ضرور درست اور صحیح ہونا۔ اور محققین کا یہ فرمانا کہ ہو صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم السر وموضع نفوذ الامر فلا ینفذ امر الامنہ ولا ینقل خیر الاعنہ۔ سے متصرف ہونا اسلاف کا صحیح عقیدہ ہے۔ یہ رسالہ ایمان بھرے دلوں کے لئے عین نور ہے۔ موجب عناد ہے جنکے دلوں پر ازلی قفل لگ گئے۔ انکے دلوں پر تیر کا کام دیگا۔ کہ ہر جنبی دل اس فریب سے مجوب

جس کو

شمس الفضلاء حضرت اقدس مولانا مولوی نظام الدین صاحب قدس سرہٗ العزیز

کے

شاگرد خاص فقیر نظامی حکیم محمد عبدالمجید حنفی چشتی نظامی ثم قادری رضوی نے
بعد از عبور نظر حضور پر نور محقق اہل سنت والجماعت حضرت مولانا مولوی مفتی احمد رضا خاں
متعنا اللہ بطول بقاءٖ

حسب فرمائش

شیخ محمد معراج الدین خادم سفیر بزم حنفیہ لاہور کے

گوہر احمدی سٹیم پریس لاہور میں باہتمام شیخ گوہر علی چھپوایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"رسالہ پیغامِ حق کی ضلالت"

فمن یھدی اللہ فما لہ من مکرم

الحمد للہ حمد الشاکرین - والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اتباعہ اجمعین الیٰ یوم الدین ٭ امابعد رسالہ پیغام حق کا عنوان معنون کے مخالف ہے - بظاہر آمدعی اسلام بنکر مبلغ احکام بنا ہے - لیکن درحقیقت بوجہ جہالت کے اسلاف صالحین اتقیائے متقدمین ومتاخرین کو مولف نے غیر مہذب الفاظ اور القاب سیئہ سے یاد کیا ہے - حیف اس کی عقل ناقص اور تُف اس کی ناکسی پر - استمداد اولیاء اللہ تعالےٰ سے جائز ہے - یہ مسئلہ آج نیا نہیں نکلا - بلکہ مشکوٰۃ شریف مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۵۴ باب زیارۃ القبور میں بالتفصیل مذکور ہے - اتنے ناشائستہ الفاظ اپنے مکدر طبیعت سے بعد غور کرنے کے کہتے تو کچھ مزا آتا - دیکھو اولیاء صالحین سب کے سب حیات ہیں - عن عائشۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قالت کُنتُ ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ہو زوجی وابی فلما دفن عمر معہم فو اللہ ما ادخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاءً من عمرؓ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں - میں اپنے گھر میں جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں - داخل ہوتی تھی میں کپڑے کو رکھے ہوئے کیونکہ کہتی تھی میں کہ میرے گھر میں میرے شوہر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور میرے باپ حضرت صدیق اکبرؓ ہیں - پس جبکہ حضرت عمرؓ انکے ساتھ دفن کئے گئے - خدا کی قسم میں نہیں داخل ہوئی مگر اس حال میں کہ اپنے اوپر کپڑا اوڑھ لیتی تھی - بسبب حیاء کے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے - حیاء اور شرم زندوں سے ہوا کرتا ہے - مُردوں سے حیا و شرم کس کام کا - اس حدیث شریف سے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حیات ثابت ہوئی - چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صالح شخص تھے - بنابریں جمیع صلحائے امت حیات ہیںؒ - چنانچہ لمعات نے اسی بات کو تحریر فرمایا ہے اوضح دلیل علیٰ حیوٰۃ المیت وعلیٰ انہ ینبغی احترام المیت عند زیارتہ مہما امکن وان یکون فی غایۃ الحیاء والتادب بظاہرہ وباطنہ فان للصالحین مددا ظاہرا لزوارھم بحسب ادبہم ونیتہم وقبولہم انتہی ترجمہ یہ بہت واضح دلیل ہے حیات میت پر - اور اس بات پر کہ بوقت زیارت کرنے کے کمال عزت واحترام میت کرنا چاہئے - جہاں تک

ممکن ہو خصوصاً صالحین کی زیارت کرتے کیوقت بہت احترام اور عزت ملحوظ رکھنا چاہیئے
زائر کو نہایت حیا و ادب ظاہر اور باطن میں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ صالحین ظاہراً مدد کر سکتے
ہیں ۔ وہ مدد زائرین کو پہنچ جاتی ہے ۔ اور یہ مدد بمقدار بجالانے طریق آداب تعظیم و تفہیم
قبولیت کے زوّار کو ملتی ہے ۔ جب اس بزرگ کے قول سے ثابت ہوگیا تو پھر مدد مانگنے
میں اہل اسلام کو کوئی جرح نہیں ۔ ہم اولیاء اللہ کو صالحین شمار کرتے ہیں ۔ درجۂ
عبودیت میں وہ کامل ہیں ۔ اسمیں کوئی قباحت شرعی نہیں ہے ۔ افسوس کہ تم نے
مشکوۃ کا مطالعہ نہیں کیا فقط اردو کے حروف لکھنے یاد ہیں ۔ اہل سنت والجماعت
کا عقیدہ کفر اور شرک سے بمراحل دور ہے ۔ ایسی صورت میں سارا کفر کا لشکر پیغام
حق "بے لگام پر جا پڑا ہے ۔ اسکو لازم ہے کہ ان الفاظ سے توبہ کرکے آئندہ جرائت
جاہلانہ نہ کرے ۔ ورنہ ابن الجہل کے لقب کا مستحق ہو جائیگا ۔ الفاظ کفریہ بے ادب کا
جواب مضمون کے آخر میں تحریر کیا جائیگا ۔ عرس اولیاء اللہ صلحاء کی زیارت کا نام
ہے ۔ زیارت قبور جائز ہے ۔ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا الحدیث حضرت بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا
حضور پرنور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو زیارۃ القبور سے منع
کیا تھا پس تم زیارۃ کیا کرو ۔ اس حدیث شریف سے زیارۃ قبور کا جواز ظاہر ہے
عرس میں چند اشخاص جمع ہو کر زیارت کیا کرتے ہیں ۔ اس میں کوئی حرج شرعی
نہیں ہے ۔ ذیل کی حدیث اس کے جواز پر دال ہے ۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من
آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مومنین واتاکم ما توعدون غداً مؤجلون
وانا انشاء اللہ بکم لاحقون ۔ اللھم اغفر لاہل البقیع الغرقد ۔ الحدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں جب ان کی نوبت کی رات ہوتی
نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم آخر رات میں مدینہ طیبہ کے مقبرہ میں جایا کرتے تھے
اے قوم مومنین کے دار ... تم پر سلام علیکم ۔ تم کو تمہارا وعدہ مل گیا ۔ اسکو کل تک موخر
کیا گیا ہے ۔ اور ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ۔ اس حدیث شریف
یہ ثابت ہوا کہ حضور پرنور نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی

نوبت پر زیارت قبور کے لئے علی الخصوص جایا کرتے تھے - اور خصوصاً آخر حصہ رات میں زیارت فرماتے - وقت کی تعیین ثابت ہوگئی - اس میں کسی قسم کا حرج نہیں - اس کو اسود الوجہ ناجائز کہیگا - صلحاء کی مزار پر جاکر دعا مانگنا اور مدد طلب کرنا قانونِ اسلام کے مخالف نہیں - افسوس کہ پیغام حق کا مؤلف مشکوٰۃ شریف سے بھی واقف نہیں - لعن طعن نئے سوا لا یدری ہے - حنفی کا دعویٰ ہرگز نہیں کہ اولیاء اللہ معبود برحق ہیں - حنفی اولیاء اللہ کو عباد اللہ الصالحین جانتے ہیں - صلحاء کی زیارت موجب تحسین ہے - عین سنت کی پابندی ہے - چند زائرین کا نام عرس ہوگیا ہے - جب زیارۃ قبور کا حضور پر نور نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے - تو اس کا انکار موجب نفرین اور علت سیاہ روئی ہے - متبعینِ سنت سنیہ کو مؤلف پیغام حق نے بوجہ کمال کم عقلی اور بسبب نہایت جہالت کے نابلد - کم بضاعت - کوتاہ آستین کا خطاب دیا ہے - درحقیقت انہی القاب کا مصداق مؤلف پیغام حق" بذات خود ہی لقولہٖ المرء یقیس علیٰ نفسہٖ - بیوقوف شخص کو تمام زمانہ بیوقوف معلوم ہوتا ہے گمراہ کو تمام عالم گمراہ اور کفار معلوم ہوتے ہیں - مسائل حقہ کو ناپاک مسائل سے موسوم کرنا ابن جہل کا کام ہے - دیکھو اس استمداد کو علمائے کرام نے کس تفصیل سے بیان فرمایا ہے قال حجۃ الاسلام محمد الغزالی من یستمد فی حیاتہٖ یستمد بعد مماتہٖ الخ جو اولیاء اللہ حالت حیات میں امداد کرسکیں وہ بعد موت کے بھی امداد کرسکتے ہیں - جب حجۃ الاسلام محمد غزالی رح کا بھی قول ہوا - کہ علمائے کاملین کا یہی عقیدہ ہے - جس پر حنفی عمل کررہے ہیں - تو اس سے "پیغام حق" کی جہالت کی قلعی کھل گئی - اس کو مناسب ہے کہ پہلے امام غزالی پر اعتراض کرے - امام غزالیؒ کی جوتی کی مساوات بھی نہیں کرسکتا - چہ جائیکہ ان پر اعتراض کرے - ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک - ایسی بیہودہ مضامین نویسی موجب تذلیل و تحقیر ہے قال امام الشافعی قبر موسیٰ الکاظم تریاق مجرب لاجابۃ الدعاء ؎ صلحاء کی قبور کے پاس دعا قبول ہوتی ہے - یہی منقولہ امام شافعی کا ہے - جب ایسے بزرگوں کے یہی عقائد ہیں - تو پیغام حق کو بھی ان کی اتباع کرنی چاہیئے - یا دعویٰ کرے کہ میں ان علماء سے بڑھ کر ہوں - صلحا کا تعلق اللہ تعالےٰ سے بہت زیادہ ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالےٰ یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک

فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان
فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذالک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یارب
کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو اسقیتہ وجدت

ذالک عندی رواہ مسلم۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور حضرت رسول
اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالے قیامت کے دن کہیگا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو میری
بیمار پرسی کے لئے نہیں آیا۔ وہ کہیگا اے اللہ میں تیری بیمار پرسی کے لیئے کس طرح آتا کہ تو رب العالمین ہے
ایسے عوارض سے پاک اور منزہ ہے۔ اللہ تعالے فرمائیگا تو نہیں جانتا فلاں بندہ میرا بیمار ہوا تو نے اسکی
بیمار پرسی نہ کی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا۔ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجکو اسکے پاس پاتا۔ اے فرزند آدم تجھ
سے میں نے کھانا طلب کیا تو نے نہ کھلایا۔ وہ جواب دیگا۔ یا اللہ تجھے کیسے کھلاتا۔ کہ تو رب العالمین ہے عوارض
کذائیہ سے منزہ و پاک۔ اللہ تعالے فرمائیگا کیا تجکو معلوم نہ تھا۔ کہ فلاں بندے میرے نے تجھ سے کھانا طلب کیا
اہل پس تو نے اسکو نہ دیا۔ تجکو یہ معلوم نہ تھا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اسکو میرے پاس پاتا۔ اے فرزند آدم
کئے۔ تو میں نے پانی طلب کیا پس تو نے مجکو پانی نہ پلایا۔ وہ جواب میں عرض کریگا۔ یا اللہ میں تجھ کو کس طرح پانی
نص قرآن۔ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالے فرمائیگا۔ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی چاہا پس تو نے اسکو پانی
دین اسلام۔ کیا تجھ کو معلوم نہ تھا۔ اگر اسکو پانی پلاتا تو اسکو میرے پاس پاتا۔ اس حدیث شریف میں علماء
اپنے الصالحین کا تعلق جو انکو اللہ تعالے کے ساتھ ہے۔ خصوصیت کے ساتھ ظاہر فرمایا۔ سو اولیائے کرام کا
درجہ بالوضاحت معلوم ہو گیا۔ عبارت لمعات مذکورہ بالا سے حیات اموات ثابت ہو چکی۔ اچھے صالحین
کے پاس جا کر خواہ عرس ہو یا غیر عرس۔ دعا اور مدد مانگنی عین ثواب اور صواب ہے۔ شاید امداد کے
معانی پیغام حق کے مؤلف کو معلوم نہ ہونگے۔ لہذا اس کی تشریح بہم کردی جاتی ہے۔ جمیع اشیاء کا خالق
موجد اور معطی اللہ تعالے ہے۔ اولیاء اللہ قاسمین ہیں۔ حضرات بزرگان دین کو فیض اہل قبور
سے پہنچا ہے۔ ثبوت کیلئے کتب موجود ہیں۔ حضور اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اللہ یعطی وانا قاسم۔ دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں ہوں۔ اولیاء اللہ حضور پر نور رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ نائب ہمیشہ منوب کا مقبوضہ کام بجا لایا کرتا ہے۔ انکے ذمہ تقسیم ہے
خدا کے انعام عباد اللہ اور خلق اللہ پر تقسیم کرتے ہیں۔ یہ سارا مسئلہ حدیث شریف سے ماخوذ ہے
لیکن جہالت بری چیز ہے۔ کہ کار ثواب اور موجب عقاب بتا کر اس اپنے رسالہ میں حکم مرتب کرکے ورقہ
سیئہ جو موجب تفریق ہے شائع کردی۔ یہ سارا نتیجہ جہالت کا ہے۔ نہ قرآن عظیم کو سمجھے نہ تفہیم احادیث کو

[illegible]

پاسکے۔ مولویت کے مدعی بن گئے۔ دیکھو خداوند کریم کا فیض اپنے پاک بندوں پر کس طرح نزول فرماتا ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالےٰ قال من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ بالحرب وما تقرب الیّ عبدی بشیئ احب الی مما افترضت علیہ ومایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتےٰ احبتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاُعطینّہ ولَئن استعاذنی لاعیذنّہ وما ترددت عن شیئ انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مسأتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور پرنور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی اسکو میں نے اعلان جنگ دیا ہے۔ جیسے عبد ادائے فرائض کیوجہ سے قریب ہوتا ہے۔ ایسا کسی شئے سے قریب نہیں ہوتا اور بیشک باداے نوافل عبد ہمیشہ میری طرف قربت حاصل کرتا رہتا ہے یہانتک کہ میں اوسکو محبوب بنا لیتا ہوں جب وہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ تو میں اس کے وہ کان ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ اور میں اس کی وہ آنکھیں بنجاتا ہوں۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور میں اس کے وہ ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ میں اس کے وہ پاؤں ہو جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ وہ اگر کچھ مجھ سے مانگے تو میں اسکو ضرور دونگا۔ اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے۔ میں اسکو ضرور پناہ دونگا۔ جس کام کو میں کرتا ہوں۔ اس میں میں نے کبھی تردد نہیں کیا۔ جیسے میں تردد مومن کے نفس میں کرتا ہوں۔ مومن موت کو مکروہ جانتا ہے۔ جس کو وہ برا سمجھتا ہے میں اس کو مکروہ جانتا ہوں۔ اور موت اس کے لیے ضروری ہے۔ جن اشخاص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ایسا تعلق اور ایسی محبت ہو۔ اُن کے مزار پر حضوری موجب فیض ہے۔ یہ بات اہل اسلام کے سامنے ظاہر ہے۔ یہ حدیث شریف مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۷ میں لکھی موجود ہے۔ بلا کم وبیش نقل کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرنا مسلمان سُنی کا کام ہے۔ بد کیش و بد باطن کافر مطلق اس سے انکار کریگا۔ مسلمانوں کے امور کو صحت پر حمل کرنا اولےٰ ہے۔ چنانچہ اس پر کتب فقہ ابواب بیع فضولی و نکاح فضول دال ہیں۔ بالخصوص جن امور کے اثبات پر براہین قاطعہ نبویہ علیہ آلاف تحیۃ موجود ہوں اور کتب درسیہ اس سے مشحون ہوں۔ انصاف اور اسلام کی ضرورت ہے۔ بے دلیل اسلام پر کفر کا حکم کیوں کیا جاتا ہے تم نے اپنے دلائل کو سمجھا نہیں۔ پیر پرست پیر کو کسی وجہ سے معبود نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس کو متقی

عبد صالح یقین کرتا ہے۔ جیسے انسان اپنے منعم اُستاد وغیرہ کی تعظیم کرتا ہے۔ اسی طرح اولیا و عباد ذوی الاحترام کی تعظیم بھی بوجہ رفعت درجہ کے کیا کرتا ہے۔ اُنکو خالق جانتا ہے۔ نہ انکو بالذات معطی سمجھتا ہے۔ بلکہ جب خدا دینا چاہتا ہے۔ تو صلحاء اور اولیاء اللہ ہی اس کی تقسیم کیا کرتے ہیں۔ دیکھو پانی کا خالق خدا ہے۔ بظاہر ابر و فرشتے مقرر ہیں۔ اس طرح رحم کے اندر بھی فرشتہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کام کرتا ہے۔ یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں۔ ۰۰۰۰ ان امور کا انکار بالکل مکابرہ ہے۔ اور اپنا منہ کالا کرنا ہے۔ اہل علم کے سامنے تو موجب ندامت و ذلت ہے۔ مذکورہ بالا عبارت لمعات سے حیوٰۃ الاموات و استمداد از عباد صالحین ثابت ہو چکی ہے۔ کیونکہ عباد اللہ کا قرب فرشتہ کی نوع سے زائد ہے۔ کسی فرشتے کی حقمین ایسی حدیثیں وارد نہیں ہوئیں۔ جب تصرفات پر ملائکہ منجانب اللہ قادر ہیں۔ تو اولیاء اللہ بطریق اولیٰ قادر ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا خلیفہ انسان کے سوا کون ہے۔ بالذات بلا حکم ربّی کسی امر میں کسی کو کی قدرت نہیں۔ در اصل فاعل اور خالق اللہ تعالےٰ ہے۔ انسان جو کچھ کرتا ہے باذن اللہ و ارادۂ اللہ کرتا ہے۔ اس عقیدہ میں کسی قسم کا شرعی خلل نہیں۔ مؤلف کو مناسب تھا کہ پہلے اُوں کے عقائد معلوم کر لیتا۔ پھر اپنے مزخرفات کفریہ تحریر کرتا۔ افسوس کہ وہ عقائد حنفیہ اہل سنت والجماعت سے بیخبر تھا۔ جہالت کیوجہ سے الفاظ تحقیر ان کی شان میں استعمال کئے۔ تف اس کی عقل پر۔ حضور پر نور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا علم مغیبات پر بہ نص قرآن بہ سیاق حدیث شریف ثابت ہے۔ ایسے امور کا انکار قرآن عظیم کا انکار سراسر جہالت اور دین اسلام سے فرار ہے۔ وھو القولہ تعالےٰ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول الآیۃ کسی کو اللہ تعالےٰ اپنے مغیبات پر مطلع نہیں کرتا۔ مگر برگزیدہ رسول صلعم کو مطلع کرتا ہے۔ اس آیت سے انبیاء عظام کا علم مغیبات پر نصاً ثابت ہے۔ اس سے انکار و انحراف ناجائز ہے۔ اللہ تعالےٰ کے مغیبات میں کلیت و جزیت کی ہرگز گنجائش نہیں۔ کیونکہ کلیت جزیت انحصار کو چاہتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے علوم غیر متناہی ہیں۔ لہذا جزئیت و کلیت کی بحث نص کے خلاف ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو غیر متناہی دیا ہوگا۔ ہم کو نفس علم مغیبات پر ایمان لانا لازمی ہے۔ ورنہ کفر لازم آئیگا نعوذ باللہ من ذالک حدیث شریف میں ہے۔

عن عبدالرحمٰن بن عائش رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السموٰت والارض وتلا وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموٰت والارض ولیکون من الموقنین الحدیث عبدالرحمٰن بن عائش کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یعنی اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا اللہ تعالےٰ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ ملائکہ عالم اعلیٰ کس چیز میں جھگڑا کرتے ہیں۔ میں نے کہا یا اللہ تو اچھا جانتا ہے حضور فرماتے ہیں کہ خدا پاک نے اپنا دست قدرت میرے دو شانوں کے درمیان رکھا پس اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دونوں پستانوں کے درمیان پائی پس میں نے جو کچھ آسمانو

اور زمین کے درمیان ہے جب ان چیزوں کو پہچان لیا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت شریف پڑھی۔ اسیطرح ہم تمام ما
اور زمین کے دکھائے۔ تاکہ وہ یقین کرنے والوں سے ہو جائے۔ اس حدیث شریف سے مافی السموات اور مافی الارض کے علوم
اور زمین و آسمان کے تمام اشیاء مخفیہ پر اطلاع پانا بلا شک و ریب ثابت ہو گیا۔ اس کا منکر حدیث شریف کا منکر ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل زائل نہیں ہوئے۔ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے انکو عطا فرمایا ہے۔ وہ علی طریق دوام پر ثابت ہیں۔ فرمانا
اس سے تمام عالم کا علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہوا۔ اگر اس کا نام کلی ہو پس یہ کلی تو ثابت ہے۔ اگر کلی کسی اور چیز
کا نام ہو جو اس حدیث شریف میں مذکور نہیں۔ غیر مذکور مذکور کے غیر ہوتا ہے۔ عن الزہری قال اخبرنی انس بن مالک رض

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس فصلی الظہر فقام علی المنبر و ذکر الساعۃ ان فیہا امورا عظاما ثم قال من
احب ان یسئل عن شیء فلیسئال فلا تسئلونی عن شیء الا اخبرتکم مادمت فی مقامی ہذا الحدیث۔ حضرت انس نے حضرت
زہری کو خبر دی تحقیق نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد خانہ مبارک سے تشریف لائے۔ آپنے ظہر
کی نماز ادا فرمائی۔ پھر قیامت کا ذکر فرمایا۔ اور یہ بیان فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے امور ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا
جو شخص مجھ سے کسی چیز کی نسبت پوچھنا چاہے پس وہ پوچھے جس چیز کی نسبت پوچھو گے میں ضرور خبر دونگا جبتک
تک میں اپنے اس مقام میں کھڑا ہوں۔ اس حدیث میں لفظ شیء کا خبر نفی میں واقع ہے۔ نکرہ جب خبر نفی میں واقع
ہو جائے تو وہ عموم اور استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔ "فلا تسئلو عن شیء الا اخبرتم" البتہ لفظ "مادمت فی مقامی ہذا" کا
عموم کی دلالت کرتا ہے۔ کہ اس وقت جواب ہو نگا۔ اگرچہ تمہارے سوال بظاہر منکر ہوں۔ چنانچہ بعض اصحاب نے من ابوک
کا سوال کیا انکو فی الحال جواب فرمادیا۔ مصنف قصیدہ بردہ نے فرمایا ہے۔ ومن علومک علم اللوح والقلم۔
لوح محفوظ میں جمیع مافی السموات والارض درج ہیں۔ اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال علم ثابت ہوا۔ یہی عبارت
حدیث مذکورۃ الصدر کا ترجمہ ہے۔ اسمیں کسی قسم کا مبالغہ نہیں۔ اس امر سے مبالغہ کرنا بخل ہے۔ اس قسم کے علم کو خواہ کلی
کہو یا جزئی۔ یہ حضور پر نور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے۔ یہاں اعتراض وارد ہوتا ہے۔ کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کی رات کا علم عطا کیا گیا تھا۔ پھر اٹھا لیا گیا تھا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر فتلاحی فلان
وفلان فرفعت الحدیث۔ جواب اسکا یہ ہے کہ غیر کو بتانا اور اصحاب رض کو اس کی تعیین خاص سے خبر دینا مرتفع ہو گیا
نفس علم اس کا باقی تھا۔ اسی واسطے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فانی رأیت انی اسجد فی ماء و طین یہ فرمانا
بوجہ علم کے تھا۔ اگر نفس علم نہ ہوتا تو یہ علامت کسطرح بیان فرماتے۔ لیلۃ القدر کا علم حضور پر نور سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ کیونکہ دونوں جگہ ما ادراک وارد ہوا ہے۔ ما ادراک مایوم الدین۔ ما ادراک
مالیلۃ القدر۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے جمیع علوم عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ علم آدم الاسماء کلہا
حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو سید المرسلین ہیں انکو بطریق اولی حاصل ہے۔ کیونکہ شرافت و فضیلت
بباعث علم کے ہوتی ہے۔ علی ہذا القیاس جمیع انبیاء علیہم السلام کے علوم ہمارے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل
ہیں ورنہ تفضیل مفضول لازم آجائیگی جو شرعاً عقلاً و نقلاً باطل ہے۔ یہ امر دلالۃ النص سے ثابت ہے۔ ان چند سطور سے رسالہ
پیغام حق کی ضلالت و جہالت مع الحماقت اجلی البدیہات کسطرح ظاہر ہو گئی ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔